© rasailojaraid.com

حق دیے جانے کا جو فیصلہ کیا تھا، اس پر مسیحی برادری یہ سمجھنے لگی تھی کہ "جداگانہ انتخابات کے سبب اقلیتی عوام جن مراعات سے عاری تھے، اب اُنھیں وہ تمام مراعات ملنے کے امکانات دگنے ہو گئے ہیں، کیوں کہ اُنھیں نظر انداز کرنے والے اب لامحالہ اُن کی جانب متوجہ ہوں گے، اس لیے کہ اب تو یک نہ شد دو شد کے مصداق اقلیتی عوام کے ووٹوں کی اہمیت میں دوچند اضافہ ہو جائے گا، نیز اقلیتی عوام کا رجحان اب اسی طرف زیادہ ہوگا جہاں سے اُنھیں زیادہ مراعات اور سہولتیں ملنے کی توقع ہوگی۔"

مگر مندرجہ بالا نقطۂ نظر شائع کرنے والے مسیحی جریدہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) کے مدیر کی رائے ملاحظہ ہو۔ "بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ" کے زیرِ عنوان حسبِ ذیل "اداریہ" لکھا گیا ہے۔

> موجودہ حکومت نے انتخابی اصلاحات کے نو نکاتی پیکج میں اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اقلیتی ووٹر جنرل اور مخصوص دونوں نشستوں کے لیے ووٹ ڈال سکیں گے۔ اقلیتوں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا اور حکومت کو سراہا، مگر اب یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ یہ محض اعلان تھا۔ بلدیاتی الیکشن کے اعلان کے بعد مختلف اقلیتی حلقوں میں یہ بات زیرِ بحث ہے کہ حکومت دوہرے ووٹ کو حتمی شکل دے گی یا نہیں، اور اگر دوہرے ووٹ کو حتمی شکل نہ دی گئی اور نافذ نہ کیا گیا تو ہم بلدیاتی الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے، بلکہ ہونے بھی نہیں دیں گے۔ (ماہنامہ "مکاشفہ" - جون ۱۹۹۶ء)

کیتھولک برادری نے ۱۹۹۷ء کو "سالِ انجیل" قرار دے دیا ہے۔

کیتھولک بشپوں نے ۱۹۹۷ء کو "سالِ انجیل" قرار دیا ہے تاکہ لوگوں کو نہ صرف انجیل کے مطالعے کی جانب راغب کیا جائے، بلکہ کلامِ خدا کی اشاعت و توسیع کے لیے افراد تیار کیے جائیں۔ آرچ بشپ آف کراچی نے جو "اشاعتِ بائبل کمیٹی" کے سربراہ ہیں، منسلک کلیسیاؤں کو ۶ مئی کے خط میں اس فیصلے کی اطلاع دی ہے۔ آرچ بشپ نے اپنے خط میں اُن دینی مراکز اور تربیتی اداروں کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے جنھوں نے گزشتہ برسوں میں بائبل کورسز کا اہتمام کیا، اسی طرح اُنھوں نے اُن تمام افراد کی خدمات کی تعریف کی جو مطالعۂ انجیل کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔ جناب آرچ بشپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ جوں جوں سال ۲۰۰۰ء قریب آ رہا ہے، مقامی کلیسیاؤں میں مطالعۂ انجیل کو فروغ حاصل ہوگا۔

کلیسیاء کے بعض خیر خواہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ ۱۹۹۷ء میں ایک "قومی بائبل سیمینار" بھی منعقد کیا جائے تاکہ مطالعۂ انجیل کی اہمیت واضح ہو سکے۔

© rasailojaraid.com